الموحدین ویب سائٹ پیش کرتے ہیں

# کفر من یحکم بغیر ما انزل اللہ

# غیر اللہ کا حکم نافذ کرنے والے کا کفر


شیخ محمد صالح المنجد حفظہ اللہ


سے ماخوذ فتویٰ کا اردو ترجمہ


مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website : http://www.muwahideen.tk

Email : info@muwahideen.tk

المو حدین ویب سائٹ پیش کرتے ہیں:

# کفر من یحکم بغیر ما انزل اللہ

# غیر اللہ کا حکم نافذ کرنے والے کا کفر

شیخ محمد صالح المنجد حفظہ اللہ

موقع الاسلام سوال وجواب

(www.islamqa.com)

سے ماخوذ فتویٰ کا اردو ترجمہ

عربی: http://islamqa.com/ar/ref/974

انگریزی: http://islamqa.com/en/ref/974

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website: http://www.muwahideen.tk

Email: info@muwahideen.tk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**سوال** شریعت کے علاوہ کوئی اور قوانین نافذ کرنا کفرِ اکبر ہے یا کفرِ اصغر؟

**جواب** الحمد للہ۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کے احکام کے مطابق فیصلے کریں اور اس کی شریعت نافذ کریں اور اس سبحانہ وتعالیٰ نے شریعت کے علاوہ کوئی بھی اور قوانین نافذ کرنا ہم پر حرام کرر کھا ہے، جیسا کہ قرآن کریم کی بے شمار آیات مبارکہ سے واضح ہوتا ہے، جن کی چند مثالیں سورۃ المائدۃ (5) کے متن میں پائی جاتی ہیں؛ یہ سورۃ ایسی متعدد آیات پر مشتمل ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلے ( قانون نافذ) کرنے کے متعلق گفتگو کرتی ہیں اور مندرجہ ذیل مضامین کے گرد گھومتی ہیں:

- جو احکامات اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نازل کئے ہیں ان کے مطابق فیصلے کرنے کا حکم، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وَ اَنِ احکُم بَینَهُم بِمَآ اَنزَلَ اللهُ''(آپ ان کے معاملات میں اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجئے) [آیۃ 49]

- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے علاوہ کسی اور مصدر کے مطابق فیصلے کرنے پر تنبیہ،، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وَ لاَ تَتَّبِع اَهوَآئَهُم''(ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجئے) [آیۃ 49]

❁ شریعت کے کسی بھی پہلو پر سمجھوتہ (ردّوبدل) کرنے پر تنبیہ، چاہے وہ سمجھوتہ (ردّو بدل) کتنے معمولی درجے کا ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَاحذَرھُم اَن یَّفتِنُوكَ عَنم بَعضِ مَآ اَنزَلَ اللهُ اِلَیكَ" (اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے اِدھر اُدھر نہ کریں) [آیۃ49]

❁ جاہلیت کے احکام کی اتباع سے ممانعت، جیسا کہ تردیدی استفساری (ایسا سوال جس کے جواب سے کسی معاملے کی تردید مقصود ہو) صیغے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: " اَفَحُكمَ الجَاھِلِیَّةِ یَبغُون" (کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟) [آیۃ50]

❁ یہ بیان کہ حکم اور انصاف میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بہتر کوئی بھی نہیں ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَ مَن اَحسَنُ مِنَ اللهِ حُكمًا لِّقَومٍ یُّوقِنُون" (یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے) [آیۃ50]

❁ یہ بیان کہ جو کوئی بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلے (قانون نافذ) نہیں کرے گا وہ کافر، ظالم اور فاسق ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَمَن لَّم یَحكُم بِمَآ اَنزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الكٰفِرُونَ" (اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں) [آیۃ44] اور ارشادِ باری تعالیٰ: "وَ مَن لَّم یَحكُم بِمَآ اَنزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الظّٰلِمُونَ" (اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے مطابق فیصلے نہ کریں، وہ ہی لوگ ظالم ہیں) [آیۃ45] اور ارشادِ باری تعالیٰ: "وَ مَن لَّم یَحكُم بِمَآ اَنزَلَ اللهُ

فَاُولَٓـئِكَ هُمُ الفٰسِقُونَ‘‘ (اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے مطابق فیصلے نہ کریں وہ (بدکار)فاسق ہیں)[آیۃ47]

✿ یہ بیان کہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق (ہی) فیصلے کریں، چاہے ان سے فیصلہ لینے والے کفار ہی کیوں نہ ہوں، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’وَاِن حَکَمتَ فَاحکُم بَینَهُم بِالقِسطِ‘‘(اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرو) [آیۃ42]

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کے علاوہ کسی اور بنیاد پر فیصلے کرنا ایمان اور توحید کے منافی ہے، جو کہ (یعنی ایمان اور توحید) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کے علاوہ کسی اور بنیاد پر فیصلے کرنا صورتحال کے مطابق کفرِ اکبر بھی ہو سکتا ہے اور یہ کفرِ اصغر بھی ہو سکتا ہے، اور کفرِ اکبر کی صورت میں یہ (ارتکاب کرنے والے کے) دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا سبب بن جاتا ہے، جس کی چند مثالیں یہ ہیں:

1 جس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے بجائے کوئی اور قوانین نافذ کئے.... جبکہ شریعت وضع کرنا خالصتاً اللہ وحدہ لا شریک لہ کا حق ہے.... جس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات میں سے کسی بھی حکم سے مقابلہ بازی کی، پس وہ مشرک ہے، کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’اَم لَهُم شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّینِ مَا لَم یَاذَن مبِهِ اللّٰهُ‘‘ (کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں) [الشوریٰ42:21]

2 اگراللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات سے ہٹ کر قوانین نافذ کرنے والا حکمران اللہ سبحانہ وتعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کے اس حق کو مسترد کردے کہ ان کا حکم نافذ ہونا چاہیئے، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس ارشادِ باری تعالیٰ: ''وَمَن لَّم یَحکُم بِمَآ اَنزَلَ اللہُ فَاُولٓئِکَ ھُمُ الکٰفِرُونَ''(اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں)[سورۃ المائدۃ 5:44] کے متعلق روایت ہے،انہوں نے فرمایا:''جس نے اس چیز کر مسترد کیا جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نازل فرمائی ہو تو پس اس نے کفر کیا۔''

3 اگراللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر طاغوت کے حکم کو فوقیت دے، چاہے کلّی طور پر (یعنی ہر معاملے میں) یا جزوی طور پر (یعنی محض چند معاملات میں)،ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اَفَحُکمَ الجَاھِلِیَّۃِ یَبغُونَ وَ مَن اَحسَنُ مِنَ اللہِ حُکمًا لِّقَومٍ یُّوقِنُونَ''(یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے)[المائدۃ 5: 50]

4 اگروہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم اور طاغوت کے حکم کو مساوی تصور کرے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''فَلاَ تَجعَلُوا لِلّٰہِ اَندَادًا وَّ اَنتُم تَعلَمُونَ''(خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو)[البقرۃ 2:22]

5 اگر وہ کسی ایسے قانون کو جائز تصور کرے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کے حکم کے برخلاف ہو یا یہ سمجھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلے کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ اختیاری معاملہ ہے؛ تو پھر یہ امر ایمان کی تردید

کرنے والا کفر ہے۔ پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیان فرمایا: ''یَآاَیُّھَا الرَّسُولُ لَایَحزُنكَ الَّذِینَ یُسَارِعُونَ فِی الكُفرِ مِنَ الَّذِینَ قَالُوآ اٰمَنَّا بِاَفوَاھِھِم وَلَم تُؤمِن قُلُوبُھُم وَمِنَ الَّذِینَ ھَادُوا سَمّٰعُونَ لِلكَذِبِ سَمّٰعُونَ لِقَومٍ اٰخَرِینَ لَم یَاتُوكَ یُحَرِّفُونَ الكَلِمَ مِن م بَعدِ مَوَاضِعِه یَقُولُونَ اِن اُوتِیتُم ھٰذَا فَخُذُوهُ وَاِن لَّم تُؤتَوهُ فَاحذَرُوا''(اے رسول! آپ ان لوگوں کے پیچھے نہ کڑھیئے جو کفر میں سبقت کر رہے ہیں خواہ وہ ان (منافقوں) میں سے ہوں جو زبانی تو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقتاً اُن کے دل باایمان نہیں اور یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو غلط باتیں سننے کے عادی ہیں اور ان لوگوں کے جاسوس ہیں جو اب تک آپ کے پاس نہیں آئے وہ کلمات کو اصلی موقف کو چھوڑ کر انہیں تبدیل کر دیا کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ 'اگر تم یہ حکم دیئے جاؤ تو قبول کر لینا اگر یہ حکم نہ دیئے جاؤ تو الگ تھلگ رہنا')[المائدۃ 5:41] پس وہ کہتا کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ، اگر وہ تمہیں کوڑے لگانے کا حکم دے تو مان لینا، لیکن اگر وہ سنگسار کا حکم دے تو پھر اس سے خبر دار رہنا (یعنی اس کا کہانہ ماننا)۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وَمَن لَّم یَحكُم بِمَآ اَنزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الكٰفِرُونَ''(اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں)[المائدۃ 5:44]

6 جو تکبر اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلے نہ کرے تو وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے؛ چاہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کی تردید اور تکذیب کرنے کا مرتکب نہ بھی ہو تو۔ تکبر اور ہٹ دھرمی سے مراد غفلت اور روگردانی (انحراف) بھی لی جا سکتی ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں: اَلَم تَرَاِلَی الَّذِینَ یَزعُمُونَ اَنَّھُم اٰمَنُوا بِمَآ اُنزِلَ اِلَیكَ وَ مَآ اُنزِلَ مِن قَبلِكَ یُرِیدُونَ اَن یَّتَحَاكَمُوآ اِلَی الطَّاغُوتِ وَقَد اُمِرُوآ اَن یَّكفُرُوا بِه وَیُرِیدُ الشَّیطٰنُ اَن یُّضِلَّھُم ضَلٰلاً م بَعِیدًا وَاِذَا قِیلَ لَھُم

تَعَالَوا اِلٰی مَآ اَنزَلَ اللہُ وَ اِلَی الرَّسُولِ رَاَیتَ المُنٰفِقِینَ یَصُدُّونَ عَنکَ صُدُودًا''(کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیاہے اس پر ان کا ایمان ہے ،لیکن وہ اپنے فیصلے طاغوت( غیر اللہ) کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں،اور شیطان تو یہ چاہتا ہے انہیں بہکاکر دور ڈال دے۔ان سے جب کبھی کہاجائے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آؤ توآپ دیکھ لیں گے کہ یہ منافق آپ سے منہ پھیر کرر کے جاتے ہیں)[النساء4:60-61]

7 جو چیزیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کے علاوہ کسی اور مصدر کے مطابق فیصلے کرنے میں شمار ہوتی ہیں اور کفرِ اکبر تصور ہوتی ہیں،ان میں انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین بھی شامل ہیں جن کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں،جن کے متعلق شیخ محمد ابن ابراہیم نے فرمایا:''اور یہ شریعت سے عظیم ترین، وسیع ترین،اور واضح ترین سرکشی ہے،اور اس کے احکامات سے ہٹ دھرمی ہے ،اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے مقابلے بازی ہے، اور شرعی احکام سے ان کی تیاری، حمایت،ہمہ گیریت، پائیداریت ، گوناگوئی ، تشکیل، تنوع،اطلاق،پابندی اور مصادر کے حوالے سے ہمسری(ٹکر) ہے۔''

غرضیکہ اوپر جو کچھ بیان کیا گیاہے اس کے مطابق وہ حالات جن میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات سے ہٹ کر فیصلے کرنا شرکِ اکبر قرار پاتاہے، مختصراً ذیل میں درج ہیں:

1۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے بجائے کسی اور مصدر کے مطابق فیصلے کرنا۔

2۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کے اس حق کو مسترد کرنا کہ ان کا حکم نافذ ہونا چاہیئے۔

3۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر طاغوت کے حکم کو فوقیت دینا، چاہے کلّی طور پر (یعنی ہر معاملے میں) یا جزوی طور پر (یعنی محض چند معاملات میں)۔

4۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم اور طاغوت کے حکم کو مساوی تصور کرنا۔

5۔ کسی ایسے قانون کو جائز تصور کرنا جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کے حکم کے برخلاف ہو یا یہ سمجھنا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلے کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ اختیاری معاملہ ہے۔

6۔ تکبر اور ہٹ دھرمی (روگردانی وانحراف) کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلے نہ کرنا۔

اس مضمون کا مختلف زاویوں سے جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل افعال کفرِ اکبر کے زمرے میں آتے ہیں:

1۔ ملک میں لاگو شدہ قانونِ شریعت کو معطل کر دینا اور اس پر عملدار آمد منسوخ کر دینا ، جیسے مصطفٰی کمال (اتاترک) نے ترکی وغیرہ میں کیا تھا، چنانچہ اس نے حنفی مذہب پر مبنی 'مجلّہ الاحکام العدلیہ' پر عملدر آمد منسوخ کر دیا اور اس کی جگہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین وضع کر دیئے۔

2۔ شریعت کورٹس (عدالتوں) کو معطل کر دینا۔

3۔ لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے کے لئے انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین نافذ کرنا؛ جیسے اطالوی، فرانسیسی، جرمن قوانین وغیرہ، یا ان قوانین اور شریعت کے قوانین کا امتزاج کر دینا جیسے چنگیز خان نے اپنی کتاب 'الیاسق' میں کیا تھا جس میں بہت سے مصادر سے قوانین کو لے کر باہم اکٹھا کر دیا گیا تھا، اور علماء نے اس (چنگیز خان) پر کفر کا فتویٰ جاری کیا تھا۔

4۔ شریعت کورٹس (عدالتوں) کا کردار گھٹا کر کے محض نام نہاد دیوانی (شہری) معاملات تک محدود کر دینا، جیسے نکاح، طلاق، وراثت وغیرہ کے معاملات۔

5۔ غیر شرعی کورٹس (عدالتیں) قائم کرنا۔

6۔ شریعت پر پارلیمنٹ میں بحث و تمحیص کرنا اور اس پر رائے دہندگی (voting) کرانا؛ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شریعت کے نفاذ کو ایک ایسا اختیاری عمل تصور کیا جاتا ہے جو اکثریت کی رائے پر منحصر ہو۔

7۔ قوانین کے دیگر جاہلانہ مصادر کے ہمراہ شریعت کو قانون کا ثانوی یا بنیادی مصدر بنانا؛ حتیٰ کہ (ایسی صورت میں) جب وہ کہتے ہیں کہ شریعت ہی قانون سازی کا بنیادی مصدر رہے تب بھی یہ کفرِ اکبر ہی ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس کے ساتھ دیگر قوانین کے اختیار کرنے کو بھی مجاز قرار دے رہے ہیں۔

8۔ قانون میں یہ شِق رکھنا کہ (بہ امرِ ضرورت) عالمی قوانین سے رجوع کیا جا سکتا ہے یا پھر معاہدوں میں یہ شق رکھنا کہ تنازعات کی صورت میں معاملہ فلاں فلاں (غیر شرعی جاہلی) قانون کی مدد سے نمٹایا جائے گا۔

9۔ سرکاری (عوامی) یا غیر سرکاری (نجی) بیانات میں شریعت پر تنقید کرنا؛ جیسے اسے غیر لچکدار، ناقص و نامکمل یا پسماندہ کہنا، یا یہ کہنا کہ یہ ہمارے وقتوں کے ساتھ ناموافق ہے، یا غیر اسلامی قوانین کی تعریف و مدح سرائی کرنا۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ ' اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے بجائے کسی اور مصدر کے ذریعے فیصلے کرنا کب کفرِ اصغر ہوتا ہے جو فرد کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا؟'

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حکمران یا قاضی کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے بجائے کسی اور مصدر کے ذریعے فیصلے کرنا' دائرہ اسلام سے خارج نہ کرنے والا کفرِ اصغر تب ہوتا ہے جب وہ ایسا نافرمانی، یا خواہشِ نفس کی پیروی، یا کسی کی طرفداری، یا رشوت خوری

وغیرہ کی وجہ سے کرے جبکہ ساتھ ہی وہ یہ یقین بھی رکھتا ہو کہ اللہ گ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلے کرنا فرض ہے اور جو فعل اس نے سرزد کیا وہ گناہ، حرام اور معصیت ہے۔

جہاں تک غیر شرعی اور جاہلی قوانین کے تحت محکوم فرد کا سوال ہے، تو اگر وہ اختیاری طور پر ان قوانین کو اپنے معاملات کے فیصلوں کے لئے منتخب کرے تو پھر وہ کفرِ اکبر کا مرتکب کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن اگر اس کے پاس اِس قانون کی مدد لینے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں ہے، اور وہ بہ امرِ مجبوری اور بادلِ نخواستہ ایسا کرتا ہے تو پھر وہ کافر نہیں ہے کیونکہ وہ بے بس ہے، اور اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ اس (غیر شرعی قانون) سے اپنے شرعی حق کے حصول کے لئے مدد لیتا ہے کیونکہ اس کے علاوہ اپنا حق حاصل کرنے کا کوئی اور ذریعہ موجود ہی نہیں ہے جبکہ اس کو یقین ہے کہ یہ قانون طاغوتی ہے۔

واللہ اعلم وصلی اللہ علی نبینا محمد!

الاسلام سوال وجواب

الشیخ محمد صالح المنجد حفظہ اللہ

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website: http://www.muwahideen.tk